Mansfield Park

Jane Austen

مینس فیلڈ پارک

جین آسٹن

سید عرفان علی ڈوٹ کوم

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

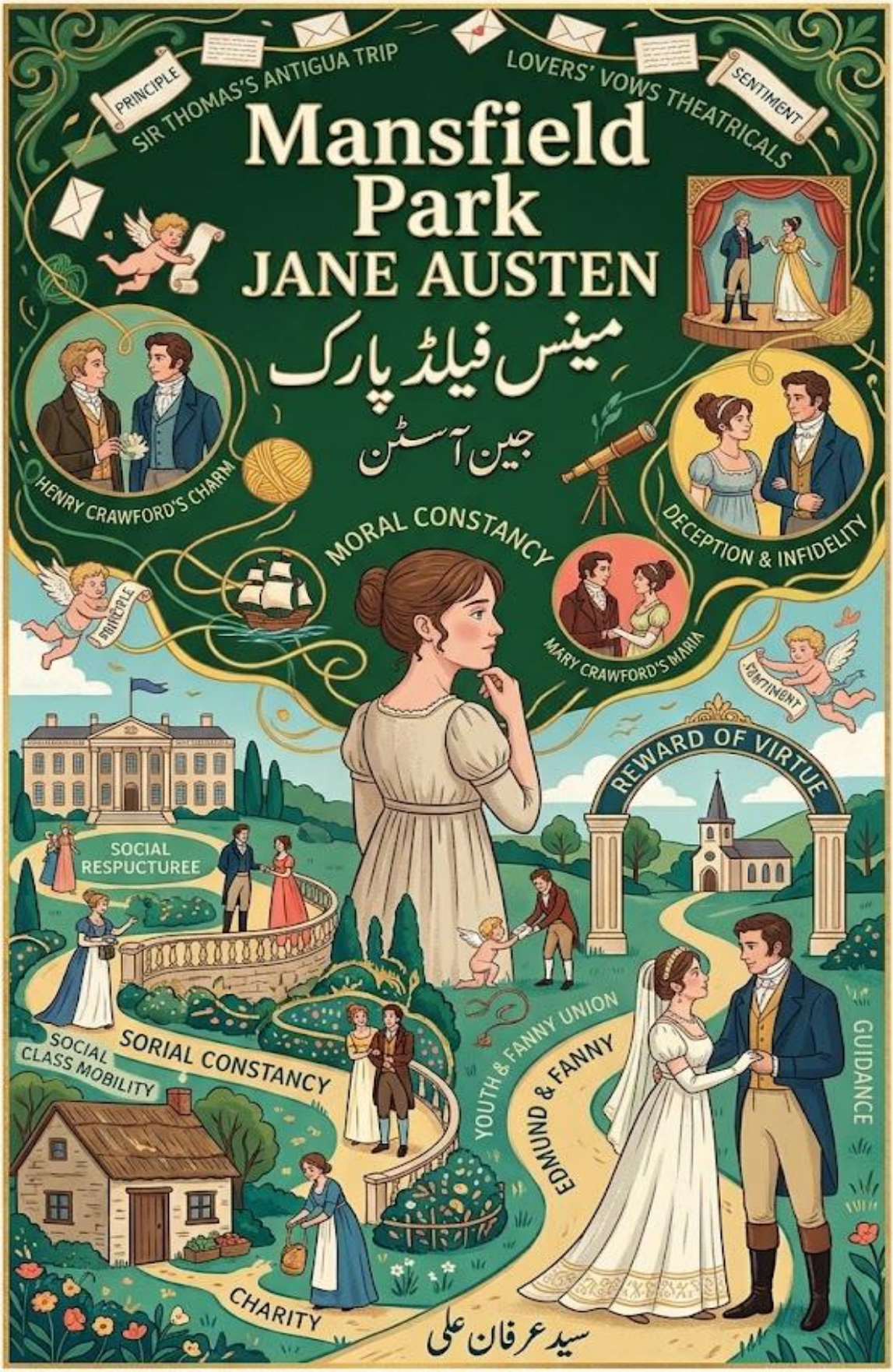

Urdu translation by SYED IRFAN ALI

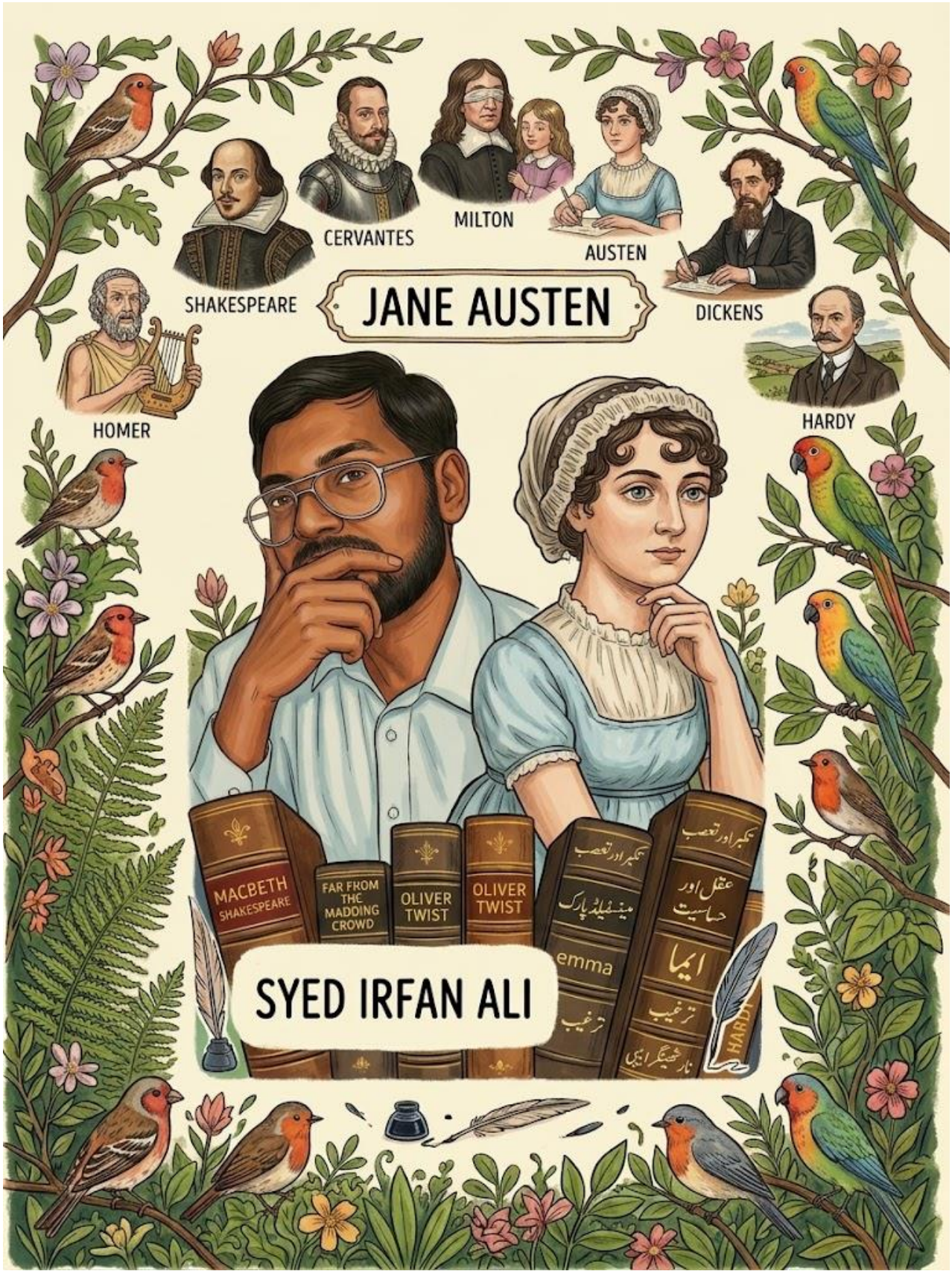

جین آسٹن
تمام ناولز کے تراجم اور آڈیو بک
سید عرفان علی

انگریزی ادب کا ایک سفر: بیوولف سے جین آسٹن تک

ریسٹوریشن اور آگسٹن دور

الیگزینڈر پوپ

جوناظن سوئفٹ

گلیور کے سفر

ڈینیل ڈیفو

رابنسن کروسو

ریجنسی انگلستان اور روشن خیالی

جین آسٹن

HER PERIOD: LATE 18TH & EARLY 19TH CENTURY

سب سے اہم کام:

ایلزبتھ کا دور اور نشأۃ الثانیہ

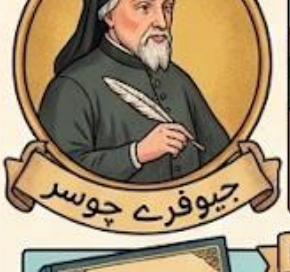

اس کا دور:
قرونِ وسطیٰ انگلستان
اور چودھویں صدی

جیوفرے چوسر

MOST IMPORTANT WORK:

ولیم شیکسپیئر

سترھویں صدی

جان ملٹن

انگریزی ناول اور شاعری کی بنیادوں اور ارتقاء کا جشن

جین آسٹن کے اردو تراجم

سینس اینڈ سینسی بیلیٹی

پرائڈ اینڈ پریجوڈس

مینس فیلڈ پارک

ایما

پرس ویشن

نارتھ اینگر ایبے

تاریخ ساز ادب

جین آسٹن کے دور میں

دلچسپ ناولز کے ساتھ پہنچ گیا

تمام کتب کے تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

No.	Date	Name of Period
1.	450-1066 A.D.	Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period
2.	1066-1350 A.D.	Anglo-Norman Period
3.	1350-1400 A.D.	The Age of Chaucer
4.	1066-1500 A.D.	Middle English Period
5.	1500-1600 A.D.	The Renaissance or the Early Modern Period
6.	1558-1603 A.D.	The Elizabethan Age
7.	1603-1625 A.D.	The Jacobean Age
8.	1625-1649 A.D.	The Caroline Age
9.	1649-1660 A.D.	The Commonwealth Age
10.	1620-1660 A.D.	The Puritan Age or The Age of Milton
11.	1600-1785 A.D.	The Neo-classical Period
12.	1660-1700 A.D.	The Restoration Period or The Age of Dryden
13.	1700-1750 A.D.	The Age of Pope
14.	1700-1745 A.D.	The Augustan Age or The Classic Age
15.	1745-1783 A.D.	The Age of Sensibility
16.	1740-1800 A.D.	The Age of Transition

17.	1785-1830 A.D. or 1800-1850 A.D.	The Romantic Period

Regency Era 1811-1820

جین آسٹن مینس فیلڈ پارک

Jane Austen – Mansfield Park - 1814

Sir Walter Scott, Lord Byron, Susan Ferrier, Maria Edgeworth

18.	1832-1901 A.D.	The Victorian Period
19.	1848-1860 A.D.	The Pre-Raphaelites
20.	1880-1901 A.D.	Aestheticism and Decadence
21.	1901-1910 A.D.	The Edwardian Period
22.	1910-1914 A.D.	The Georgian Period
23.	1914-1945 A.D. or 1890-Onwards	The Modern Period
24.	1945- Present Day	The Post Modern Period

مینس فیلڈ پارک کردار

فینی پرائس

Fanny Price

ماں باپ کی غربت اور بہت سارے بہن بھائیوں کی وجہ سے دولت مند خالہ لیڈی برٹرم اور انکے شوہر سر ٹامس برٹرم نے اپنے گھر پرورش کے لئے بلا لیا۔

لیڈی برٹرم

Lady Bertram

فینی پرائس کی خوبصورت اور دولت مند خالہ۔

سر ٹامس برٹرم

Sir Thomas Bertram

فینی پرائس کے دولت مند خالو۔

ایڈمنڈ برٹرم

Edmund Bertram

سر ٹامس برٹرم اور لیڈی برٹرم کا بیٹا۔ فینی پرائس کا کزن۔ اچھی عادات کا مالک۔

ماریہ برٹرم

Maria Bertram

سر ٹامس برٹرم اور لیڈی برٹرم کی بڑی بیٹی۔ ایڈمنڈ کی بہن اور فینی کی کزن۔

جولیا برٹرم

Julia Bertram

سر ٹامس برٹرم اور لیڈی برٹرم کی چھوٹی بیٹی۔ ایڈمنڈ کی بہن اور فینی کی کزن۔

ٹوم برٹرم

Tom Bertram

ایڈمنڈ برٹرم کا بڑا بھائی۔

مسز نورس

Mrs. Norris

فینی پرائس کی دوسری خالہ۔ سر ٹامس برٹرم نے اپنے علاقے مینس فیلڈ پارک کے گرجے میں ان کے شوہر کو پادری کی نوکری اور رہنے کے لئے رہائش بھی دی۔

میری کرافرڈ

Mary Crawford

فینی پرائس کی دوسری خالہ کے شوہر کو سر ٹامس برٹرم نے اپنے علاقے مینس فیلڈ پارک کے گرجے میں پادری کی نوکری اور رہنے کے لئے رہائش بھی دی۔ انکی وفات کے بعد نئے پادری کی بیوی مسز گرانٹ کی خوبصورت اور دولت مند بہن میری کرافرڈ۔

ہنری کرافرڈ

Henry Crawford

میری کرافرڈ کا خوبصورت دولت مند اور بگڑا ہوا بھائی۔

ولیم پرائس

William Price

فینی کا بھائی۔ بہن کی طرح سمجھدار ہے اس لئے بہن بھائی ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے ہیں۔

رشورتھ

Rushworth

بہت دولت مند مگر احمق نوجوان۔ اسکی دولت دیکھتے ہوئے ماریہ نے اس سے شادی کی۔

سوزن پرائس

Susan Price

فینی پرائس کی چھوٹی بہن۔ خوبصورت اور اچھے طور طریقے مگر خاندان غریب ہونے کی وجہ سے آگے بڑھنے کے مواقع کم ہیں۔

Yates

ٹام برٹرم کا بگڑا ہوا دوست۔ پہلے تو ٹام کے گھر میں سر ٹامس برٹرم کی عدم موجودگی کی وجہ سے ڈرامے کی تجویز پیش کی۔ پھر جولیا سے عشق لڑانے لگا۔ ایک طرف ماریہ ہینری کے ساتھ فرار ہوئی تو یٹس نے جولیا کے ساتھ گھر والوں کی مرضی کے خلاف بھاگ کر شادی کر لی۔ بعد میں گھر والوں نے قبول کر لیا۔

جین آسٹن کی تمام کتب کے تراجم
سید عرفان علی کے قلم سے
Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan

MANSFIELD PARK
سر تھامس برٹرم
لیڈی برٹرم
مسز نورس
فینی پرائس
ایڈمنڈ برٹرم
ماریا برٹرم
جولیا برٹرم
ٹام برٹرم
میری کرافورڈ
ہنری کرافورڈ
مسٹر رش ورتھ
ولیم پرائس

MANSFIELD PARK
SIR THOMAS BERTRAM
LADY BERTRAM
MRS. NORRIS
FANNY PRICE
EDMUND BERTRAM
MARIA BERTRAM
JULIA BERTRAM
TOM BERTRAM
MARY CRAWFORD
HENRY CRAWFORD
MR. RUSHWORTH
WILLIAM PRICE

جین آسٹن مینس فیلڈ پارک

یہ زمانہ ہے 1780 کا۔

تین بہنوں میں سے ایک کی شادی عظیم الشان مینس فیلڈ پارک کی عظیم جائیداد کے مالک مسٹر تھامس برٹریم سے ہوئی۔

جس نے بھی سنا اس بہن کو بہت خوش قسمت قرار دیا۔

دوسری بہن اتنی خوش قسمت نہ تھی تو پادری مسٹر نورس کے ساتھ اس کی شادی ہوئی۔

بڑی بہن کے شوہر مسٹر تھامس نے دوسری بہن اور اس کے شوہر کو اپنے علاقے کے چرچ میں نہ صرف ملازمت دی بلکہ رہائش کے لیے جگہ بھی مہیا کر دی۔ لہذا اس بہن کی زندگی بھی اچھی گزرنے لگی۔

لیکن تیسری بہن مسز پرائس کی قسمت اتنی اچھی نہ تھی۔ بحری جہاز میں ملازمت کرنے والے شرابی سے اس کی شادی ہوئی۔

دوسری دونوں خوشحال بہنوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ اپنی تیسری بہن کو اس شادی سے روکیں۔ مگر جب اپنی مرضی سے اس نے شادی کر لی تو گیارہ سال تک ان کے درمیان تعلقات خراب رہے۔

پھر ایک دن سب سے امیر بہن مسز تھامس کو اپنی غریب بہن مسز پرائس کا خط موصول ہوا۔ اپنی غربت اور خراب حالات کا ذکر کرنے کے بعد لکھا تھا کہ آٹھ بچوں کے بعد نواں بھی ہونے والا ہے۔ بڑے بیٹے ولیم کو نوکری کی ضرورت ہے تو اس سلسلے میں بھی مدد کی جائے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو ان کا دھیان رکھا جائے۔

مسز تھامس نے اپنے امیر اور نیک دل شوہر سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے کہا جیسے ہی ولیم نوکری کے قابل ہو گا اسے دے دی جائے گی۔

بیگم نے کہا کہ ہمیں کچھ اور بھی مدد کرنی چاہیے۔ ان کی سب سے بڑی بیٹی دس سالہ فینی کی پرورش کا ذمہ لے لینا چاہیے۔

سمجھدار شوہر نے کہا یہ اتنا آسان کام نہیں ہے۔ کسی دوسرے کے بچے کی پرورش کرنا بہت ذمہ داری کا کام ہے۔ ہمارے پہلے ہی دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ کہیں بیٹے اس سے شادی کے بارے میں نہ سوچنے لگیں۔

بیگم نے جواب دیا وہ تو دراصل بہن بھائیوں کی طرح ایک ساتھ رہیں گے۔ ابھی تو صرف دس سال کی ہے تو بڑے ہو کر بھی یہ بہن بھائیوں کی طرح ہی زندگی گزاریں گے۔

مسٹر تھامس نے ہاں کہہ دی اور فینی کے گھر خط کے ذریعے اس چیز کی اطلاع بھی دے دی گئی۔

دوسری بہن مسز نورس چونکہ لالچی اور خود غرض تھی اس لیے اسے بالکل اچھا نہیں لگا کے غریب بہن کی بیٹی فینی نہ صرف وہاں پر بلائی جارہی ہے بلکہ اپنے بچوں کی طرح ہی اس کی پرورش بھی کی جائے گی۔

جب اس بارے میں بات کی تو مسٹر تھامس نے جواب دیا کہ آپ کی تو کوئی اولاد نہیں ہے تو آپ بھی اسے اپنے بچوں کی طرح پال سکتی ہیں۔ بیگم نے کہا میری بہن کے لیے خراب صحت کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو گا۔ شوہر نے کہا پھر یہ ذمہ داری ہم ہی مکمل طور پر احسن طریقے سے سرانجام دیں گے۔ ہمارے بچے بھی تو اس کی عمر کے ہی ہیں لہذا اکیلا پن بھی محسوس نہیں کرے گی۔ لیکن ہمیں ذہنی طور پر اس چیز کے لیے تیار رہنا پڑے گا کہ وہ ہمارے بچوں کی طرح نہ تو زیادہ تعلیم یافتہ ہو گی نہ ہی باشعور اور تمیز دار۔

فینی کی امی کو جب علم ہوا کہ ان کی بیٹی دولت مند بہن کے گھر میں رہے گی تو بہت زیادہ خوشی محسوس کی اور فینی کو وہاں بھیج دیا گیا۔ دس سالہ بچی اپنی عمر سے بھی چھوٹی نظر آتی تھی۔ اپنے گھر والوں کو یاد کرتی اور نئے ماحول میں بہت زیادہ پریشانی محسوس کی۔ ابتدا میں ہی اس کی خالہ مسز نورس نے اسے احساس دلانا شروع کر دیا کہ دیکھو تمہیں یہاں بلا کر کتنا بڑا احسان کیا گیا ہے تو تمہیں ہمیشہ ان گھر والوں کا احسان مند رہنا چاہیے۔

فینی دن کو تو کوشش کرتی کہ کسی کو اس چیز کا احساس نہ ہو مگر رات کو اپنے بستر کے اندر خاموشی سے روتی رہتی۔ اس کا اپنا گھر تو چھوٹا سا تھا اسی لئے یہ عظیم الشان گھر اور بڑے بڑے کمرے اسے خوفزدہ کر دیتے۔

مسز نورس اس گھر کے اصل مالک، اپنے امیر بھانجے اور بھانجیوں کو بار بار یہ بات ذہن نشین کرواتی کہ دیکھو تم لوگ کتنے ذہین اور پڑھے لکھے ہو۔ جبکہ فینی نہ صرف تعلیم و تربیت بلکہ ہر چیز میں تم سے بہت پیچھے ہے۔ وہ تم سے کمتر ہے اور تمہارے برابر اسے درجہ بالکل نہیں ملنا چاہیے۔ تم لوگ ایک برتر خاندان سے تعلق رکھتے ہو جبکہ اس کا تعلق ایک کمتر خاندان سے ہے۔ اگرچہ اسے یہاں بلا کر اس پر بہت بڑا احسان کیا گیا ہے مگر اسے تم لوگوں کے برابر درجہ کبھی نہیں ملنا چاہیے۔

دونوں بھائیوں نے تو اس بات پر زیادہ توجہ نہیں دی لیکن دونوں بہنوں جولیا اور ماریہ کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور دو ہفتوں کے بعد ہی انہوں نے فینی سے دور رہنا شروع کر دیا۔ فینی تو پہلے ہی انتہائی شرمیلی لڑکی تھی۔ دونوں لڑکیوں کے

اس امیرانہ اور غرور بھرے رویے سے اس کی تکلیف میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اگر کبھی آنسو نکل اتے تو خالہ مسز نورس اسے طعنے دیتی کہ دیکھو کتنی احسان فراموش لڑکی ہے۔

اگرچہ سر تھامس اپنے بچوں سے محبت کرتے تھے مگر اصول پسند اور سخت انسان تھے۔ اس لیے بچوں اور ان کے درمیان فاصلہ تھا۔ فینی کو علم تھا کہ یہ مہربان انسان ہیں مگر خوفزدہ ان سے بھی رہتی۔

پھر ایک دن کزن ایڈمنڈ نے دیکھ لیا کہ وہ چھپ کر رو رہی ہے۔ اپنی بہنوں جولیا اور ماریہ سے بالکل مختلف وہ مہربان دل کا مالک تھا۔ اس کے قریب بیٹھ گیا اور شفقت سے پوچھا کہ رونے کا کیا سبب ہے۔ پہلے تو خاموش رہی اور پھر روتے ہوئے بتا دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کی جدائی نا صرف بہت زیادہ محسوس کر رہی ہے بلکہ نئی جگہ اور یہاں کے لوگوں سے خوفزدہ بھی ہے۔ اس بات کا علم ہے کہ یہاں بلا کر اس پر کتنا بڑا احسان کیا گیا ہے اس لیے آنسو نکلتے ہیں تو شرمندگی بھی محسوس کرتی ہوں۔ اور دیکھیں میرے پیارے اور اچھے بھائی ولیم نے مجھے کہا تھا کہ وہاں پہنچ کر مجھے خط لکھنا تو پھر میں بھی تمہیں جواب دوں گا۔ لیکن میرے پاس کاغذ ہی نہیں ہے۔

ایڈمنڈ نے پیاری چھوٹی بچی کو تسلی دی۔ نہ صرف قلم اور کاغذ دیا بلکہ خط لکھنے میں بھی اس کی بہت مدد کی۔ فینی اس کے اچھے رویے اور مہربانی کا نہ صرف دل سے شکریہ ادا کر رہی تھی بلکہ اب ان دونوں میں گہری دوستی بھی ہو چکی تھی۔ اسی اچھے اور دوستانہ رویے کی وجہ سے خوف اور ڈر میں کمی ہوئی اور وہ دوسرے لوگوں سے بھی بات چیت کرنے لگی۔

اگرچہ فینی کی عمر صرف دس سال تھی مگر اس کے معصوم اور نیک دل میں چھ سال بڑے کزن ایڈمنڈ کے لیے محبت پیدا ہو چکی تھی۔ چھ سال بعد جب وہ خود سولہ سال کی ہوئی تو یہ محبت اس کے دل میں مکمل قبضہ کر چکی تھی۔

ایڈمنڈ نہ صرف اس کا اچھا دوست تھا بلکہ اس کی تعلیم و تربیت پر بھی دھیان دیتا اور یہ بھی بتاتا کہ اس کے لیے کیا چیز اچھی ہے اور کیا اچھی نہیں۔

جب فینی کی عمر سولہ سال کی ہوئی تو مسز نورس کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ نئے پادری کے لیے گھر خالی کرنا پڑا اور خود نزدیکی چھوٹے سے گھر میں رہائش پذیر ہو گئیں۔ کوئی اولاد تو تھی نہیں لہذا سر تھامس نے مشورہ دیا کہ اب فینی کو ان کے پاس رہنا چاہیے۔ مگر انہوں نے کہا کہ ایک تو میں بیمار رہتی ہوں اور دوسرے گھر بہت چھوٹا ہے۔ صرف ایک اور بستر وہاں پر موجود ہے مگر میں وہ اپنے مہمان وغیرہ کے لیے خالی رکھنا چاہتی ہوں۔ غریب اور مجبور عورت ہوں۔ حالات بھی اتنے اچھے نہیں کہ اس کی دیکھ بھال کر سکوں لہذا میری طرف سے معذرت ہے۔

فینی تو خود ان کے پاس جانے کی خواہش مند نہ تھی تو ان کے انکار پر خوشی محسوس کی اور پہلے کی طرح ایڈمنڈ کے گھر میں ہی رہتی رہی۔ کاروبار کے سلسلے میں اس کے سر تھامس کو ایک سال کے لیے ویسٹ انڈیز کے علاقے اینٹی گوا جانا پڑا

اور ایڈمنڈ کے بڑے بھائی ٹوم کو بھی اپنے ساتھ لے کر گئے۔ دراصل ایڈمنڈ کا بڑا بھائی دولت کی فراوانی کی وجہ سے آوارہ دوستوں کے ساتھ زیادہ وقت بسر کرنے لگا تھا۔ اور والد صاحب اسے وقت برباد کرنے سے روکنا اور سنجیدگی کے ساتھ کاروبار میں لگانا چاہتے تھے۔ والد صاحب کو اندازہ ہو چکا تھا کہ عمر میں اپنے بھائی سے چھوٹا ہونے کے باوجود ایڈمنڈ سمجھدار اور ذہین ہے۔ اسے کہا کہ میری واپسی تک اب تم نے گھر کا تمام انتظام سنبھالنا ہے اور اہم فیصلے بھی تم ہی کرو گے۔ ایڈمنڈ نے بھی دل میں خوشی محسوس کی کہ اس پر اعتماد کیا گیا ہے۔

جولیا اور ماریہ بھی اب نوجوانی میں قدم رکھ چکی تھیں۔ خوبصورت بھی تھیں۔ والد صاحب کی موجودگی میں ان کے لیے مشکل تھا کہ بہت زیادہ رقص کی محفلوں یا دعوتوں میں شامل ہوں۔ مگر والد صاحب کے جانے کے بعد ان کے لیے ممکن ہو گیا کہ رقص کی ہر محفل اور دعوت میں وہ شرکت کر سکیں۔ ان کی امی جان تو سستی اور دعوتوں کو پسند نہ کرنے کی وجہ سے ان کے ساتھ نہ جاتیں مگر مسز نورس نے ان کے ساتھ ہر جگہ جانے کی ذمہ داری قبول کر لی۔ فینی کو کبھی کسی دعوت میں نہ بلایا گیا تو وہ گھر میں مسز تھامس کے ساتھ آتش دان کے سامنے گرم اور آرام دہ کمرے میں بیٹھ کر گفتگو کرتیں اور ایک دوسرے کو کتابیں پڑھ کر سناتیں۔ مگر جب اس کی دونوں کزنز واپس آتیں تو بہت دلچسپی کے ساتھ سوالات کرتی کہ دعوت اور رقص کی محفل کیسی تھی۔ ایک سوال جو ہر دفعہ پوچھا جاتا وہ یہ تھا کہ ایڈمنڈ نے کس کے ساتھ رقص کیا۔

ایڈمنڈ اپنی اچھی عادت کی وجہ سے ہمیشہ فینی کا خیال رکھتا۔ محسوس کر لیا کہ اس کی صحت کچھ خراب نظر آ رہی ہے۔ فیصلہ کیا کہ اسے کچھ وقت باہر گزارنے کی ضرورت ہے۔ اور پھر اس کے لیے ایک خوبصورت گھوڑا خرید لیا۔ روزانہ اپنے گھوڑے پر سیر کرتے ہوئے فینی بہت ہی زیادہ خوشی محسوس کرتی۔ اگرچہ گھوڑا بھی بہت پسند تھا مگر درحقیقت اصل خوشی تو اس بات کی تھی کہ یہ ایڈمنڈ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ دل کی گہرائیوں سے اس کی احسان مند تھی۔

مسز نورس کی ہمیشہ خواہش رہتی کہ اپنی بھانجیوں جولیا اور ماریہ کو زیادہ سے زیادہ خوش رکھے۔ علاقے کے امیر ترین نوجوانوں میں رش ورتھ بھی شامل تھا۔ اگرچہ تھوڑا احمق اور بے وقوف، لیکن اس کی دولت اور اچھی شکل نے اس کی خامیوں پر پردہ ڈالا ہوا تھا۔ مسز نورس نے سوچا کہ خوبصورت ماریہ کی دولت مند رش ورتھ سے شادی کروا دینی چاہیے۔ اس طرح نہ صرف ایک دولت مند خاندان سے میرے تعلقات بن جائیں گے بلکہ میری بہن بھی احسان مند ہو گی۔ دونوں کی شادی کے سلسلے میں کوشش کی جو کامیاب بھی رہی۔ اکیس سالہ ماریہ کی بھی اب شادی کی خواہش تھی اور ایسے شوہر کی خواہش بھی جو نہ صرف بہت زیادہ دولت مند ہو بلکہ جس کا ایک عالی شان گھر لندن میں بھی موجود ہو۔ اور یہ سب خصوصیات رش ورتھ میں موجود تھیں۔ رش ورتھ بھی ماریہ کے حسن اور دلکشی سے متاثر ہو چکا تھا۔ ماسوائے

ایڈمنڈ کے جورش ورتھ کی بے وقوفانہ سوچ سے واقف تھا اور یہ بھی علم تھا کہ اس کی خامیوں پر بارہ ہزار پاؤنڈ سالانہ کی آمدنی نے پردہ ڈالا ہوا ہے۔ البتہ باقی دونوں خاندان اس شادی سے بہت خوش تھے۔ سر تھامس کو جب اس بارے میں اطلاع دی گئی تو انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی رش ورتھ کے ساتھ منظور کر لی۔

مگر کہا تھا کہ ان کے واپس آنے کے بعد ہی شادی کی جائے۔

نئے پادری صاحب کی کم عمر بیگم مسز گرانٹ کے دولت مند بھائی اور بہن، ہینری اور میری ان کے پاس کچھ دن گزارنے کے لیے آئے۔ بھائی بہت ہی بڑی جاگیر اور حویلی کا مالک تھا جبکہ بہن بھی بیس ہزار پاؤنڈ سالانہ کی مالک۔ دولت مند ہونے کے ساتھ دونوں بہن بھائی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھے۔ عقلمند مسز گرانٹ کی خواہش تھی کہ اس کی بہن کی شادی ایڈمنڈ کے بڑے بھائی ٹوم کے ساتھ ہو جائے کیونکہ تمام جائیداد کا وارث اسی نے ہونا تھا۔ سید عرفان علی ڈوٹ کوم۔ مزید یہ بھی خواہش تھی کہ اس کا بھائی ہینری، جولیا کے ساتھ شادی کر لے۔ بہن نے ہنستے ہوئے کہا کہ آپ تو بھائی کو جانتی ہیں۔ اس کا بہترین مشغلہ یہی ہے کہ ہر ایک لڑکی کے ساتھ فلرٹ کرتے ہوئے اس سے تعلقات بنا لے۔ اسے شادی کے لیے رضامند کرنا بہت مشکل ہے۔

حقیقت بھی یہی تھی کہ اپنی خوبصورتی اور دولت کی وجہ سے جس لڑکی کو بھی دیکھتا اس سے تعلقات قائم ہو جاتے۔ جولیا نے تو اس خوبصورت نوجوان کو پسند کرنا ہی تھا مگر حیرت انگیز طور پر ماریہ جس کی رش ورتھ کے ساتھ منگنی ہو چکی تھی وہ بھی ہینری کے قریب آ رہی تھی۔ جب میری نے اپنی بہن کی بات پر غور کیا تو ٹوم کے ساتھ شادی کرنے پر اسے فائدے ہی فائدے نظر آئے۔ خود بھی بہت دولت مند تھی اور شادی کے بعد شوہر جس نے جائیداد کا وارث بننا تھا اس کی جائیداد کی بھی تو وہی مالک ہوتی۔ اپنے فائدے کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کر لیا کہ اگر ٹوم نے شادی کی دعوت دی تو اس سے قبول کر لے گی۔

دولت مند میری کو پریشانی تھی کہ موسیقی سے لطف اندوز نہیں ہو سکتی کیونکہ موسیقی کا ساز تو لندن میں موجود تھا۔ کہنے لگی لندن میں پیسے دے کر لوگوں سے کام کروایا جا سکتا ہے مگر یہاں پر تو کوئی بات سننے کے لیے ہی تیار نہیں۔ ایڈمنڈ نے بتایا کہ تمام لوگ کھیتوں میں بہت زیادہ مصروف ہیں۔ اگر زیادہ ضرورت ہے تو میں لندن جا کر آپ کے لیے وہ لے آتا ہوں۔ میری نے شکریہ ادا کرتے ہوئے رضامندی کا اظہار کیا اور کہنے لگی کہ مجھے علم ہے میری عادات خراب ہو چکی ہیں مگر امید رکھتی ہوں کہ پھر بھی مجھے برداشت کر لیا جائے گا۔

فینی سمجھ چکی تھی کہ ایڈمنڈ کی اچھی عادت کا ناجائز فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔ بعد میں جب ایڈمنڈ کے ساتھ گفتگو ہو رہی تھی تو فینی نے میری کی عادات کو ناپسند کیا تو ایڈمنڈ کا کہنا تھا کہ دراصل ایک تو اسے گاؤں کے طور طریقوں کا علم نہیں اور دوسرے اسے اپنی بہت زیادہ خوبصورتی کا بھی احساس ہے۔

اور واقعی اپنی خراب عادات کے باوجود نہ صرف وہ بہت ہی حسین لڑکی تھی بلکہ موسیقی بجاتے ہوئے لوگوں کا دل خوش کر دیتی۔ یہ تو ناممکن تھا کہ کوئی مرد اسے دیکھے اور پسند نہ کرے۔ فینی بھی یہ محسوس کر چکی تھی کہ میری ایڈمنڈ کے بھی قریب ہوتی جارہی ہے مگر کیا کر سکتی تھی۔ اسے علم تھا کہ مرد کسی لڑکی کو پسند کرنے کے بعد اس کی تمام تر غلطیاں بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔ ایڈمنڈ جتنا قریب میری سے ہوتا جارہا تھا اتنی ہی دوری فینی سے ہو رہی تھی۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے تنہائی اور پریشانی میں اضافہ ہو رہا تھا۔

ماریہ نے فخریہ لہجے میں سب کو بتایا کہ میرے ہونے والے شوہر نے ہم سب کو اپنی عظیم الشان حویلی میں آنے کی دعوت دی ہے۔ مسز نورس نے پوری کوشش کی کہ فینی کو وہاں جانے سے روک دیا جائے مگر ایڈمنڈ نے کہا کہ اسے بھی سیر و تفریح کا حق ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی جانے کی اجازت دینی پڑی۔

فینی نے ایڈمنڈ کے گھر آنے کے بعد اتنے سالوں میں کہیں دور کا سفر نہیں کیا تھا۔ اب باقی تمام لوگوں کے ساتھ وہ بھی رش ورتھ کے گھر گئی تو جگہ کی تبدیلی اور خوبصورت مناظر سے دل خوش ہو گیا۔ اگرچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تھی مگر ان کی گفتگو میں شامل ہونے کے بجائے اپنی ہی سوچوں میں گم۔

سیر کے دوران مسٹر رش ورتھ اپنے چھوٹے سے گرجے میں ان لوگوں کو لے کر گئے۔ باقی تمام لوگ تو احترام میں خاموش ہو گئے مگر میری پرجوش انداز میں مسلسل کہتی رہی کہ ایک تو عبادات بہت طویل کروائی جاتی ہیں اور دوسرے پادری وغیرہ بھی مجھے اچھے نہیں لگتے۔ ایڈمنڈ اس کی یہ گفتگو سن کر شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔ جبکہ جولیا کو یہ بات بری محسوس ہو رہی تھی کہ ہینری اس کی بہن ماریہ پر بہت زیادہ توجہ دے رہا ہے۔ جب ہینری کو معلوم ہوا کہ ایڈمنڈ پادری کا پیشہ اپنانے والا ہے تو کہا کہ سر ٹامس جیسے عظیم خاندان کے شخص کو تو کوئی باوقار پیشہ اپنانا چاہیے۔ ایڈمنڈ نے تحمل سے جواب دیا کہ ایک مخلص اور نیک پادری اپنے علاقے اور لوگوں کے لیے بہترین خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔ جواب آیا کہ دولت حاصل کرتے ہوئے اور اپنی خواہشات قربان نہ کرتے ہوئے کسی دوسرے پیشے میں بھی خدمت سرانجام دی جاسکتی ہے۔ فینی نے خوشی محسوس کی کہ ایڈمنڈ غصہ کرنے کے بجائے بردباری کے ساتھ پادری کے پیشے کی خصوصیت بیان کر رہا ہے۔

جب دونوں بہن بھائی میری اور ہینری اکیلے تھے تو بہن نے کہا کہ مجھے ایڈمنڈ بالکل بھی سمجھ نہیں آیا۔ میری خواہش تھی کہ مجھ سے اظہار محبت کرے مگر اس کا رویہ صرف خلوص پر مبنی تھا جسے میں نے پسند نہیں کیا۔ بھائی نے ہنستے ہوئے جواب دیا تم ایڈمنڈ کے بارے میں سوچ رہی ہو اور میرا خیال ہے کہ اب مجھے فینی سے اظہار محبت کرنا چاہیے۔ بہن نے حیران ہوتے ہوئے کہا کتنا عجیب خیال ہے۔ دونوں بہنیں ماریہ اور جولیا جو تم سے محبت کرنے لگی ہیں اس چیز کا بہت برا محسوس کریں گی۔

بھائی کا جواب تھا میں کون سا ان کے ساتھ سنجیدہ ہوں، صرف وقت ہی گزار رہا تھا۔ ویسے بھی ماریہ کے والد آنے والے ہیں تو جلد ہی اس کی شادی ہو جائے گی۔ اور تمہاری محبت ایڈمنڈ بھی پادری بن چکا ہو گا۔ بہن نے اس مذاق کو پسند نہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تو اس میں بالکل بھی دلچسپی نہیں۔ بلکہ میری توجہ تو اس کے بڑے بھائی ٹوم کی طرف ہے۔ یہی جائیداد کا مالک ہے اور اسی سے شادی کا بھی ارادہ رکھتی ہوں۔

مسٹر تھامس تو اینٹی گوا میں ہی رہے مگر ٹوم واپس آ گیا۔ ایک خوبصورت اور دولت مند اور ضرورت سے زیادہ فضول خرچ دوست جون بھی اس کے ساتھ تھا۔ دولت کے نشے میں مست دونوں نوجوانوں کے آنے سے گھر میں اگرچہ زندگی کی لہر دوڑ گئی مگر سنجیدہ ایڈمنڈ اس صورتحال سے پریشان تھا۔ سید عرفان علی ڈوٹ کوم۔

ٹوم نے جلد ہی اعلان کر دیا کہ گھر میں رقص کی محفل کا اہتمام کیا جائے گا۔ فینی کو بھی کہا کہ تم نے بھی اس میں شرکت کرنی ہے۔ مسز نورس کو اگرچہ یہ بات اچھی نہیں لگی مگر منع نہیں کر سکتی تھی البتہ کہا کہ مینس فیلڈ پارک جیسی معزز جگہ میں نظم وضبط کا مکمل خیال رکھا جائے۔ اور ہاں فینی رقص کی محفل میں شرکت کے بجائے مسز تھامس کے پاس موجود رہے گی۔

دوست جون نے کہا کہ رقص کی محفل تو بوریت کا سبب بنتی ہے ہمیں ایک ڈرامے کا انتظام کرنا چاہیے۔ جس میں فینی بھی شامل ہو سکے گی۔ ایڈمنڈ نے اپنے بھائی کو سمجھانے کی کوشش کی کہ معزز گھرانوں کے خواتین اور حضرات ڈرامہ کریں یہ بہت برا تصور کیا جاتا ہے اور والد صاحب بھی اس چیز کو بالکل پسند نہیں کریں گے۔ ٹوم نے کہا کہ بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔ ایک تو ڈرامے کے ذریعے صرف دل بہلایا جا رہا ہے اور دوسرے والد صاحب کو تو اس کا علم ہی نہیں ہو گا۔ ایڈمنڈ نے ڈرامہ رکوانے کی کوشش کی مگر جب دیکھا کہ ہینری اور میری بھی اس چیز کے خواہش مند ہیں تو مجبورا اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔ البتہ اس کے ساتھ فینی نے بھی ڈرامے میں کوئی کردار ادا کرنے سے انکار کر دیا۔

Lovers Vows

نامی ڈرامے کا انتخاب کیا گیا۔ ایڈمنڈ کے نزدیک ایسے ڈرامے کا انتخاب نہیں کرنا چاہیے تھا۔ سر تھامس کی شاندار لائبریری کو سٹیج میں تبدیل کر دیا گیا۔ ایڈمنڈ نے تمام کاروائی سے لاتعلقی کا اظہار جاری رکھا۔ البتہ فینی حیرانی کے ساتھ یہ تمام چیزیں دیکھتی۔ جب کرداروں کی باری آئی تو ہینری کو نواب کا کردار دیا گیا مگر اس سے محبت کرنے والی لڑکی کا کردار کون نبھائے گا یہ مشکل مرحلہ تھا۔ مذاق کرتے ہوئے جولیا سے کہا کہ ہم تو یہ کردار پہلے ہی نبھاتے رہے ہیں تو تمہیں یہ کردار اب نہیں لینا چاہیے۔ تمہارے ساتھ یہ کردار بھرپور طریقے سے نہیں نبھا سکوں گا بلکہ ماریہ کو یہ کردار دینا چاہیے۔ غم ناک کردار ماریہ بھرپور طریقے سے نبھا سکتی ہے۔ جولیا اور فینی احساس کر چکے تھے کہ یہ بات ماریہ کو بہت بری لگی ہے۔ فینی کو تو اس چیز کا بھرپور احساس تھا کہ جب کسی سے محبت کی جائے اور وہ نظر انداز کرے تو کتنا برا لگتا ہے۔

میری نے ٹوم سے پوچھا کہ کیا وہ اس کے محبوب کا کردار پسند کرے گا تو اس نے فوری طور پر منع کر دیا۔ پھر کہا کہ اگر ایڈمنڈ بھی یہ کردار ادا کرنے سے انکار کر دے گا تو علاقے کے کسی دوسرے نوجوان سے اس چیز کی درخواست کی جائے گی۔

جس وقت وہ تمام لوگ ڈرامے کی مشق میں مصروف تھے تو اچانک سر تھامس کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ بات تو کسی کے وہم و گمان میں نہیں تھی اور اب سخت پریشان ہو چکے تھے۔ ہینری اور میری خاموشی سے اپنی بہن کے گھر چلے گئے۔ سر تھامس حیران پریشان کھڑے اپنی لائبریری کی خراب حالت کو دیکھ رہے تھے۔ ٹوم کے دوست کو صورتحال کا اندازہ نہ ہو سکا اور وہ سر تھامس کو خوشی کے ساتھ ڈرامے کے بارے میں بتا رہا تھا جبکہ باقی لوگ اسے اشارہ کرتے ہوئے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔

سر تھامس نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس وقت تو کوئی بات نہیں کی مگر دوسرے دن ایڈمنڈ سے کہا کہ یہاں پر مزید ڈرامے بازی نہیں ہو گی۔ ایڈمنڈ نے کہا کہ اس نے بھی ڈرامہ رکوانے کی کوشش کی تھی مگر چونکہ باقی تمام لوگ اس کے خواہش مند تھے اس لیے خاموش ہونا پڑا۔ یہ بھی بتا دیا کہ ابتدا سے اب تک فینی اس ڈرامے اور تمام کاروائی سے دور رہی ہے۔ اگرچہ مسٹر تھامس نے اس کی معذرت قبول کر لی اور اپنے بچوں میں سے تو کسی کو کچھ نہ کہا لیکن مسز نورس سے کہنے لگے کہ آپ تو سمجھدار خاتون ہیں۔ پہلے تو ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا جواب دیں پھر کہنے لگی کہ آپ کی اپنی بیٹیوں کی خواہش تھی کہ ڈرامے میں کردار ادا کریں۔ پھر کہا کہ دیکھیں ماریہ اور مسٹر رش ورتھ کی شادی کروانے میں میں نے کیسا شاندار کردار ادا کیا لہذا آپ کو تو میری تعریف کرنی چاہیے۔ یہ بات سن کر مسٹر تھامس نے گفتگو ختم کرنی ہی مناسب خیال کی۔

دل میں محسوس کرتے ہوئے کہ ان کے اپنے بچوں سے بہتر فینی کا رویہ تھا، زندگی میں پہلی مرتبہ اسے پیار کیا تو فینی نے بے پناہ خوشی محسوس کی۔ غصہ اترنے کے بعد مسٹر تھامس اپنے بچوں سے دوبارہ محبت سے گفتگو کرنے لگے۔ فیصلہ کر لیا گیا کہ بچوں کی خواہش کے مطابق ماریہ اور مسٹر رش ورتھ کی جلد ہی شادی کروادی جائے گی اور ایڈمنڈ کو بھی پادری بننے کے لیے لندن بھیج دیا جائے گا۔

ماریہ کی مکمل خواہش تھی کہ ہینری اس سے اظہار محبت کر دے اور وہ مسٹر رش ورتھ کے بجائے اس سے شادی کر سکے مگر اس کی خواہش پوری نہ ہو سکی۔ شاید وہ ہینری کو حسد میں مبتلا کرنے کے لیے ہی مسٹر رش ورتھ سے شادی کر رہی تھی۔

فینی کی رش ورتھ کے ساتھ شادی ہو گئی۔ جولیا نے اس شادی کو قبول کیا اور نئے شادی شدہ جوڑے کے ساتھ مختلف علاقوں کی سیر کرتے ہوئے لندن جانے پر آمادگی ظاہر کر دی۔

دونوں کزن لڑکیوں کے لندن جانے کے بعد فینی کی اہمیت میں بہت اضافہ ہو چکا تھا۔ ایڈمنڈ نے میری اور ہینری کے ساتھ کھانے پر جانا تھا تو فینی کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی۔ فینی کو بہت خوش دیکھا تو مسز نورس نے کہا کہ زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے دراصل جولیا موجود نہیں ہے اس لیے تمہیں بلا لیا گیا۔

فینی نے فیصلہ کیا کہ اپنی خالہ کی باتوں پر توجہ نہ دیتے ہوئے خوش ہوتی رہے گی۔

ہینری نے اپنی بہن کو بتایا کہ اب جبکہ ماریہ اور جولیا یہاں پر موجود نہیں ہیں تو میں پوری کوشش کروں گا کہ فینی میری محبت میں گرفتار ہو جائے۔ زندگی میں مجھے کسی لڑکی نے اتنا نظر انداز نہیں کیا جتنا فینی کر چکی ہے۔ بہن نے کہا جو دل چاہے کرو لیکن اس چھوٹی سی پیاری بچی کا دل نہیں ٹوٹنا چاہیے۔ بھائی کا جواب تھا کہ اسے اپنی محبت میں مبتلا کر کے یہاں سے چلا جاؤں گا تاکہ وہ زندگی بھر میری محبت میں تڑپتی رہے۔ بہن نے جواب دیا کہ مجھے تمہاری فضول سرگرمیوں سے کوئی دلچسپی نہیں بلکہ میں تو کوشش کروں گی کہ ایڈمنڈ پادری بننے کا ارادہ ترک کر کے مجھ سے شادی کے لیے رضامند ہو جائے۔

اور اگر اس نے پادری بننے پر ہی اصرار کیا تو آج ہمارے راستے جدا ہو جائیں گے۔

مسز نورس نے اس بات کا بہت برا منایا کہ مسٹر تھامس اپنی گھوڑا گاڑی میں تمام لوگوں کو دعوت میں لے جا رہے تھے۔

فینی گھوڑا گاڑی میں جائے گی اس چیز کا انہیں بہت برا لگا۔ کہنے لگیں کہ فینی تو پیدل بھی جا سکتی تھی۔

اپنے شاندار کپڑوں کے ساتھ آج فینی بہت حسین نظر آ رہی تھی۔ ایڈمنڈ نے اس کی تعریف کی تو شرما گئی۔

ایڈمنڈ نے مزید کہا کہ اگر میری بھی ایسے ہی کپڑے پہنے تو وہ بھی حسین نظر آئے۔

فینی دعوت میں شرکت کی وجہ سے تو خوشی محسوس کر رہی تھی مگر ہینری مسلسل اس کے قریب موجود ہے، اس پر توجہ دے رہا ہے، یہ بات اسے اچھی نہ لگی۔ وہ فینی کے قریب آ کر کہنے لگا کہ ڈرامے کی تیاری کے وقت مجھے آپ کے قریب آنے کا موقع ملا تو اس خوشیوں بھرے وقت کو کبھی نہیں بھلا سکتا۔ میری تو یہی خواہش ہے کہ آپ ہمیشہ میرے قریب رہیں۔ کاش کبھی اسی طرح دوبارہ ڈرامے کی ریہرسل ہونے لگے اور مجھے دوبارہ آپ کی قربت کا موقع ملے۔

پہلے تو فینی کو اس کی توجہ اور گفتگو اچھی لگی مگر پھر فوری طور پر ذہن میں خیال آ گیا کہ ابھی کچھ دنوں پہلے ہی وہ ماریہ اور جولیا سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

ذہن نے اندازہ لگا لیا کہ یہ صحیح انسان نہیں ہے اور غصے میں کہا کہ دراصل ہمیں تو ڈرامے کا آغاز ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔

ہینری کو آج تک کسی لڑکی نے ایسا جواب نہیں دیا تھا۔ فینی پر غصے کے بجائے اس کی اہمیت کا احساس ہونے لگا۔

ایک طرف تو ہینری سنجیدگی سے فینی کو پسند کرنے لگا تھا اور دوسری طرف اس کی بہن میری ایڈمنڈ کی طرف سے بالکل مایوس ہو چکی تھی۔ اسے صاف الفاظ میں بتا دیا گیا تھا کہ پادری بننے کا ارادہ ترک نہیں کیا جا سکتا۔

میری نے فیصلہ کر لیا کہ آج کے بعد ایڈمنڈ پر بالکل توجہ نہیں دے گی۔

سر تھامس نے بھی محسوس کر لیا کہ ہینری کی توجہ فینی کی طرف بہت زیادہ ہے۔ اچھے اور ہمدرد انسان نے خوشی محسوس کی کہ اس رشتے سے فینی کا مستقبل سنور جائے گا۔ سوچنے لگے کہ ان دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ ایڈمنڈ لندن جا رہا ہے تو اس کی رخصتی کے موقع پر رقص کی محفل منعقد کرنے کا انتظام کر دیا۔

ان کا خیال تھا کہ بیٹیوں کی عدم موجودگی میں تمام تر توجہ فینی کو ہی دی جائے گی۔ فینی کو جب اس چیز کی اطلاع ملی تو حیران پریشان اور سر تھامس کے لیے بہت زیادہ شکر گزار تھی۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنا بڑا اعزاز بھی اسے مل سکتا ہے۔

میری نے اسے گلے میں پہننے کا ایک ہار تحفے میں دیا۔ سوچنے لگی کہ میری کا دل کتنا بڑا ہے، اتنا قیمتی تحفہ دے دیا۔

لیکن جب ایڈمنڈ نے بھی اسے گلے میں پہننے کا ایک ہار تحفے میں دیا تو سخت پریشانی محسوس کی۔ سوچ رہی تھی کہ ایک ہار ہی پہن سکتی ہوں تو دوسرا برا محسوس کرے گا۔ نہ میری کو ناراض کر سکتی تھی اور نہ ہی ایڈمنڈ کو۔ اور پھر اس سلسلے میں ایڈمنڈ سے مشورہ کر لیا۔ اس اچھے انسان نے جواب دیا کہ یہ تو کوئی بھی مسئلہ نہیں ہے۔

مجھے بالکل برا نہیں لگے گا تمہیں میری کا دیا گیا ہار ہی پہننا چاہیے۔

ایک طرف تو فینی کے ذہن میں رقص کی محفل کا خیال تھا دوسری طرف اس چیز کا افسوس کے ایڈمنڈ پادری بننے کے لیے لندن چلا جائے گا۔ البتہ اس چیز کی خوشی کے اب وہ ایڈمنڈ کو میری کے ساتھ نہیں دیکھے گی۔ ہینری کے لیے اس کی سوچ تھی کہ کئی دوسری لڑکیوں کی طرح اس کے ساتھ بھی صرف فلرٹ ہی کر رہا ہے۔

جہاں تک ہینری کا سوال تھا تو اس کے خیال میں دوسری لڑکیوں کی طرح اس کے ساتھ بھی صرف فلرٹ ہی کر رہا تھا۔ لیکن حقیقت میں ہینری کو پہلی مرتبہ کسی لڑکی نے قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ذہن میں مسلسل اس کے بارے میں سوچتا رہا اور محسوس کر لیا کہ واقعی وہ فینی سے محبت کرنے لگا ہے۔ سوچنے لگا اسے حاصل کرنے کے لیے اب ہر ممکن کوشش کرے گا۔ بہن کو اس بارے میں بتایا تو اس نے مبارک باد دیتے ہوئے کہا واقعی وہ تمہاری بہت اچھی بیوی ثابت ہو گی۔ مگر پتہ نہیں کہ وہ تم سے شادی کے لیے تیار ہوتی بھی ہے یا نہیں۔

اگرچہ ہینری فینی سے حقیقی محبت کر رہا تھا مگر فینی کا خیال تھا کہ وہ اچھے کردار کا مالک نہیں۔ لہذا جب ہینری نے اسے شادی کی دعوت دی تو خوش ہونے کے بجائے وہ خوفزدہ ہو گئی۔ کہنے لگی کہ دیکھیں ہمیں اس طرح کی گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔

ہینری حیران تھا کہ اس سے پہلے تو ہر لڑکی نے بہت جلدی اس سے اظہار محبت کر دیا تھا مگر یہ محبت تو کیا شادی سے بھی انکاری ہے۔

ہمت نہ ہارتے ہوئے جب مسلسل شادی کی خواہش کا اظہار کیا گیا تو فینی نے دھیمے لہجے میں کہا کہ دیکھیں ہم دونوں کی عادتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ہم ایک ساتھ خوشگوار زندگی نہیں گزار سکیں گے۔

ہینری نے جواب دیا مجھے علم ہے ماضی میں میرے بہت سی لڑکیوں کے ساتھ تعلقات رہے ہیں اور آپ اس چیز کو پسند نہیں کرتیں۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب مکمل طور پر تبدیل ہو چکا ہوں۔ میرے دل میں نہ آپ کے علاوہ کوئی دوسری لڑکی موجود ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ایسا ہو گا۔ آپ سے شادی کے بعد میری زندگی مکمل طور پر تبدیل ہو جائے گی۔

انکار کے باوجود ہینری کے مسلسل اصرار کو دیکھتے ہوئے فینی کو غصہ چڑھا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

دل میں مسکراتے ہوئے ہینری نے فیصلہ کیا کہ اب اس شادی کے لیے سر تھامس سے بات کرے گا۔ وہ تو خود خواہش مند تھے کہ فینی کی شادی ہینری سے ہو جائے۔ اس چیز کو پسند نہ کیا کہ فینی اس شادی سے انکاری ہے۔

فینی سے بات کرتے ہوئے کہا ہینری نہ صرف اچھے کردار کا نوجوان ہے بلکہ اچھی خاصی جائیداد کا مالک بھی۔ دیکھو شاید دوبارہ تمہیں کوئی اتنا اچھا انسان شادی کی دعوت نہ دے۔ جس قدر ممکن تھا میں نے تمہارے لیے کیا مگر اب تمہیں خود

بھی عقل سے کام لینا چاہیے۔ فینی عجیب پریشانی کی حالت میں اس لیے تھی کیونکہ خواہش کے باوجود وہ ہینری کے اصل کردار اور اس کے دوسری لڑکیوں کے ساتھ تعلقات کے بارے میں سر تھامس کو نہیں بتا سکتی تھی۔

سر تھامس نے فیصلہ کیا کہ دوبارہ فینی سے اس موضوع پر بات نہیں کریں گے۔

البتہ اگر ہینری خود چاہے تو دوبارہ شادی کی درخواست کر سکتا ہے۔

مسز نورس نے فینی پر غصہ کرتے ہوئے کہا مجھے علم ہے کہ تم عجیب عادات کی لڑکی ہو۔ صرف اپنی من مانی کرنے والی۔ جب لندن میں ایڈمنڈ کو اس بارے میں معلوم ہوا تو اس نے بھی خط کے ذریعے فینی کو شادی کرنے کا مشورہ دیا مگر فینی نے اسے صاف طور پر ہینری کے دوسری لڑکیوں کے ساتھ تعلقات کے بارے میں بتایا۔ اور مزید لکھا کہ ایک لڑکی صرف کسی کے امیر ہونے کی وجہ سے شادی نہیں کر سکتی بلکہ اس کے لیے تو دونوں کے درمیان محبت بھی ضروری ہوتی ہے۔ ایڈمنڈ نے جوابی خط میں لکھا کہ اگرچہ دوسری لڑکیوں سے تعلقات کی بات درست نہیں البتہ کسی بھی لڑکی کو اس وقت تک شادی نہیں کرنی چاہیے جب تک وہ محبت نہ کر رہی ہو۔

بعد میں میری نے آکر بتایا کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ کچھ دنوں کے لیے لندن جا رہی ہے۔

تمہارا میرے بھائی کے ساتھ رویہ جیسا بھی ہو وہ ہمیشہ تم سے محبت کرتا رہے گا۔

یہ بات سن کر اگرچہ فینی کے دل کو افسوس تو ہوا مگر شادی نہ کرنے کا فیصلہ برقرار رکھا۔

دونوں بہن بھائی وہاں سے جا رہے ہیں اس چیز کی خوشی محسوس کی۔

کئی ہفتے گزر گئے۔ جس طرح بچپن میں وہاں تنہائی اور اداسی محسوس کرتی تھی دوبارہ ویسا ہی دل کا حال تھا۔ اس کے لیے سر تھامس کا رویہ دوبارہ سرد ہو چکا تھا۔ جبکہ مسز نورس اسے خود غرض ہونے کا بار بار طعنہ دیتیں۔ اداسی میں اس وقت مزید اضافہ ہو جاتا جب میری اپنے خطوط میں بتاتی کہ وہ ایڈمنڈ کے ساتھ لندن میں کافی وقت بسر کرتی ہے۔

ایک دن اسے مسز نورس کے زور زور سے بولنے کی آواز سنائی دی۔

کہہ رہی تھی کہ اگر فینی اس سے شادی کر لیتی تو یہ حالات ہی پیدا نہ ہوتے۔

گھبراہٹ کے عالم میں جب فینی ان کے پاس پہنچی تو وہاں سر تھامس بھی سخت پریشانی کی حالت میں موجود تھے۔ فینی سے کہا کہ تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا تھا۔ خط میں اطلاع دی گئی ہے کہ ماریہ اپنے شوہر مسٹر رش ورتھ کو چھوڑ کر ہینری کے ساتھ فرار ہو چکی ہے۔ سخت پریشان سر تھامس فوری طور پر لندن روانہ ہو رہے تھے۔ جبکہ فینی کے لیے بھی یہ خبر بہت پریشان کن تھی۔

لندن میں سر تھامس اور ایڈمنڈ دونوں کو تلاش کرتے رہے تا کہ اپنے خاندان کو بدنامی سے بچا سکیں۔ جب کہ فینی خراب حال مسز تھامس کی دیکھ بھال کرتی رہی۔ اور پھر اس خبر سے سب لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی کہ اگرچہ ماریا مل چکی ہے مگر ہینری اسے چھوڑ کر جا چکا ہے۔ سر تھامس کو اپنے خاندان کی عزت کا بہت خیال تھا۔ اسے گھر واپس لانے سے انکار کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ وہ اب اپنی خالہ مسز نورس کے پاس رہے گی اور دنیا سے زیادہ ملنے جلنے سے پرہیز کرے گی۔

کچھ عرصے بعد سر تھامس خاندان دوبارہ معمول کی زندگی گزارنے لگا۔

چونکہ ایڈمنڈ کو اپنے خاندان کا سب سے زیادہ خیال تھا اس لیے اس نے اپنی بہن کے ہینری کے ساتھ تعلقات کا سب سے زیادہ اثر لیا۔ اس کے بعد ہینری کی بہن میری کے ساتھ تعلقات کس طرح برقرار رہ سکتے تھے۔ اگرچہ اس سے محبت کرتا تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ محبت کم ہوتی گئی۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ انسان کو سمجھنے میں اگرچہ اس نے بہت زیادہ غلطی کی مگر فینی اس میں کامیاب رہی۔

وقت گزرتا رہا۔ ایڈمنڈ مکمل پادری بن گیا اور گرجے کی رہائش گاہ بھی اسے مل گئی۔ مگر اکثر احساس ہوتا کہ کسی چیز کی زندگی میں کمی ہے۔ ایک مرتبہ جب گھر آیا تو محسوس کیا کہ فینی سے تمام لوگ اس کی اچھی عادات کی وجہ سے بہت زیادہ محبت کر رہے ہیں۔ دراصل وہ بھی اس سے محبت کر رہا تھا اور فینی کو شادی کی دعوت دے دی۔

مکمل آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے بعد

0309988638 واٹس ایپ

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

بین الاقوامی ادب کی تاریخ

تمام بہترین کتب کے تراجم

جین آسٹن کے تمام ناولز
اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

Jane Austen

جین آسٹن

1775 - 1817

Pride and Prejudice Urdu Translation	پرائڈ اینڈ پرے جیوڈس	(1813)
Persuasion Urdu Translation	پرس ویشن	(1818)
Emma Urdu Translation	اے ما	(1815)
Sense and Sensibility Urdu Translation	سنس اینڈ سنسی بیلیٹی	(1811)
Northanger Abbey Urdu Translation	نور تھ اینگر ایبے	(1818)
Mansfield Park Urdu Translation	مینس فیلڈ پارک	(1814)

سید عرفان علی

جین آسٹن مینس فیلڈ پارک

اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan

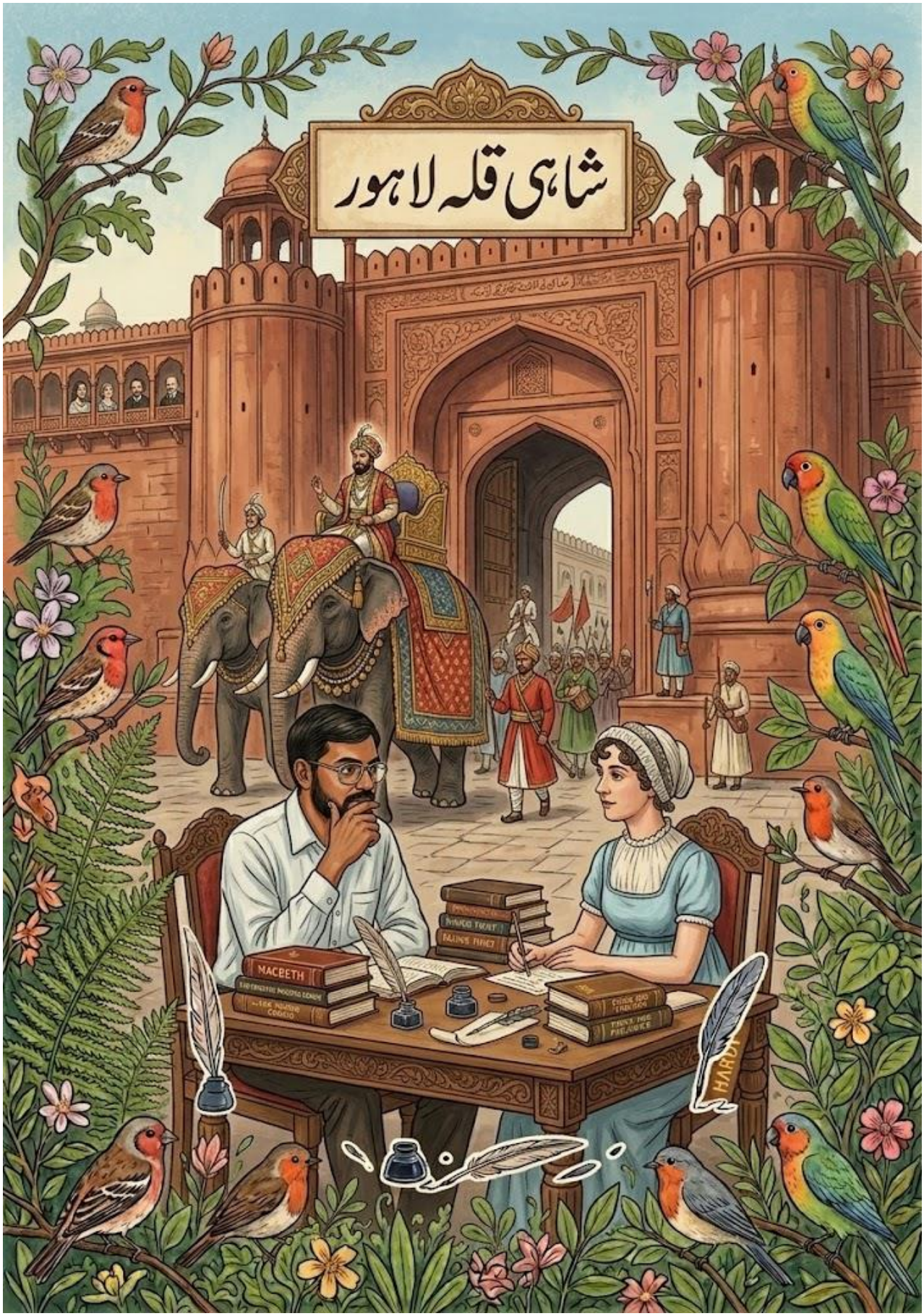
شاہی قلعہ لاہور
MACBETH
HARDY

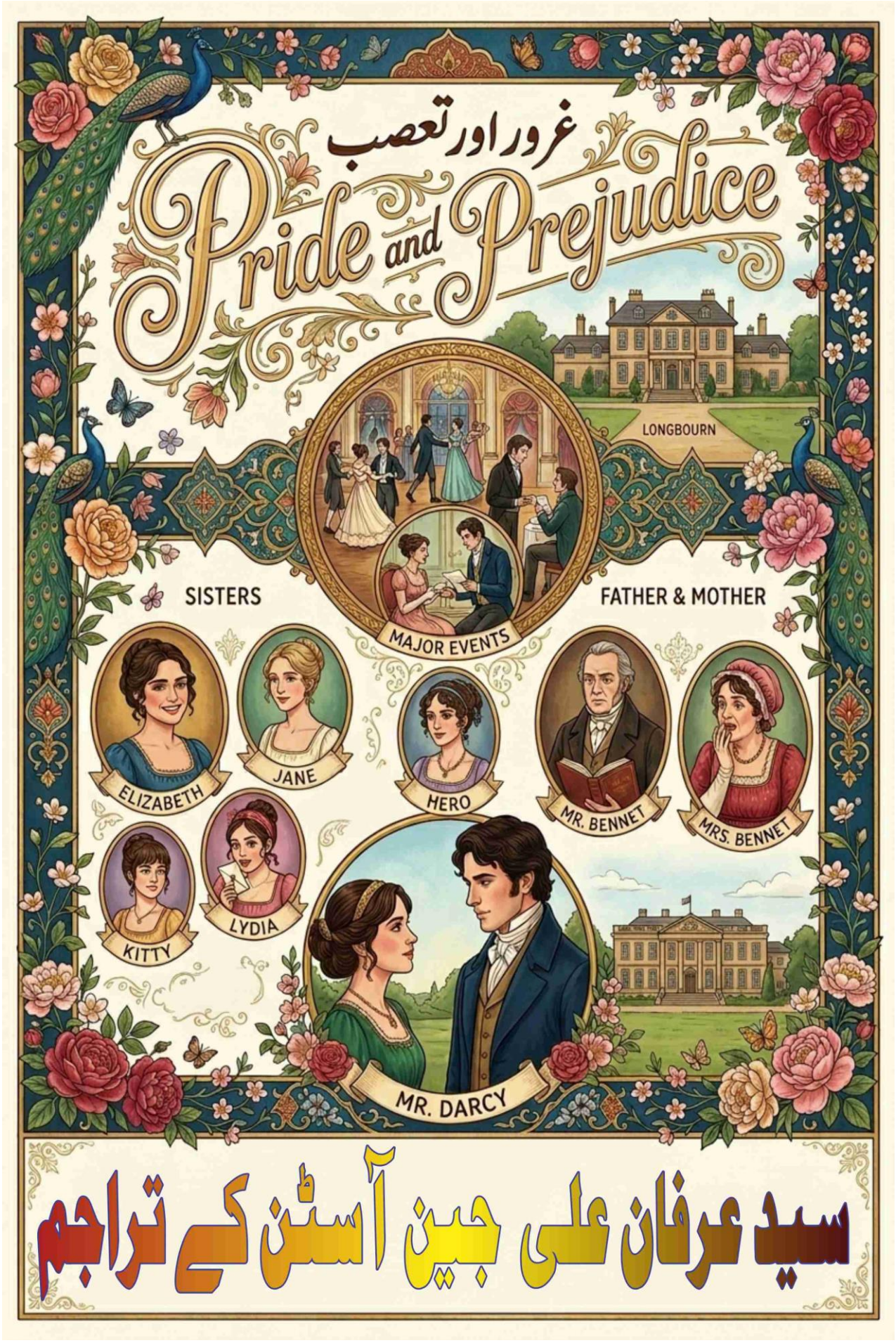
غرور اور تعصب
Pride and Prejudice
LONGBOURN
SISTERS
FATHER & MOTHER
MAJOR EVENTS
ELIZABETH
JANE
HERO
MR. BENNET
MRS. BENNET
KITTY
LYDIA
MR. DARCY
سید عرفان علی جین آسٹن کے تراجم